اور طلبا کو بھی ہر موقع کی سنتیں یاد کرائیں اور ان کی ہر موقع یاد دہانی بھی کرائیں۔ اور بے ضابطگی پر مناسب طریق سے فہمائش بھی کریں ان کے سامنے اچھے اور برے اعمال کی جزا و سزا کا بھی تذکرہ کیا جائے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ دورِ اول کی یاد تازہ ہو جائے۔

مولانا محمد نعیم اللہ فاروقی ۔ لاہور

تعلیمی انعامات میں اداکاروں کا تعارف

روزنامہ جسارت کراچی کی ۶ دسمبر کی اشاعت میں ایک خبر شائع ہوئی کہ گورنمنٹ گرلز سیکنڈری سکول ۱۲ ڈرگ کالونی کراچی کی ہیڈ مسٹریس نے مذکورہ سکول کی طالبات کو ایک تقریب میں انعام کے طور پر اپنے دستخط اور سکول کی مہر کے ساتھ ایک کتاب تقسیم کی کتاب کا نام تھا "برصغیر پاک و ہند کے ۱۰۰ مشہور اداکار" انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس افسوسناک حرکت پر یہی کہنا کافی ہے ؎

گلا تو گھونٹ دیا اہلِ مدرسہ نے تیرا
کہاں سے آئے صدا لا الہ الا اللہ

اس اخبار کی اطلاع کے مطابق اس کتاب میں اشوک کمار، رتن کمار، اوم پرکاش، پردیپ کمار اور اسی طرح کے ایک سو اداکاروں کے بارے میں ڈیڑھ ہزار سے زائد معلوماتی سوالات مع جوابات جن میں ان کی پہلی فلم، پہلی ہیروئن، شادیوں اور فلموں وغیرہ کی تعداد شامل ہے۔

مروجہ غیر اسلامی نصاب تعلیم کی بدولت پہلے ہی نوجوان نسل کی اخلاقی تباہی اور دین سے دوری کیا کم تھی کہ رہی سہی کسر مذکورہ سکول کی ہیڈ مسٹریس نے نکال دی۔

بڑا دکھ تو اس بات کا ہے کہ یہ ظلم عظیم دن دہاڑے اس ملک میں ہو رہا ہے جس کا قیام نوجوان نسل کو اداکاری کی تعلیم دینے کے لئے نہیں بلکہ اس ملک سے فحاشی پر مبنی اداکاری ختم کرنے اور اس ملک میں اسلام کی لاثانی و لامثال مقدس تعلیمات کا نفاذ تھا اور پھر ایسے حکمرانوں کے دورِ حکومت میں ہو رہا ہے۔ جو رات دن اسلام اسلام کی گردان کرتے نہیں تھکتے ع

تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

اب یہ اسلامی نظام کے نفاذ کے دعوے دار حکمرانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ مسلمان بچیوں کو اداکاری کا درس دینے والی اس ہیڈ مسٹریس کو اداکاری گھر کی طرف بھیجتے ہیں یا اسلام کے نفاذ میں "ممد و معاون" بننے کے لئے اسے مزید ترقی دیتے ہیں۔

محمد سعید، دار السعید۔ حویلیاں۔